خوشیوں کی جانب کوہ پیمائی

آپ جتنا پہاڑی کے اُوپر چڑھتے جاتے ہیں تو سورج کی تپش اُتنا ہی آپ کو مارے ڈالتی ہے۔ آپ چاہے تھکن سے چُور ہی کیوں نہ ہو چُکے ہوں لیکن پھر بھی مزید اُوپر چڑھتے رہتے ہیں۔ اب تک کی کوششوں سے آپ کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور جوش بڑھتا چلا جاتا ہے۔ نیچے نگاہ دوڑائیں تو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ کتنا اُوپر آ چکے ہیں اور جب اُوپر دیکھتے ہیں تو یہ دیکھ کر دل ڈوبتا محسوس ہوتا ہے کہ ابھی بھی کافی طویل چڑھائی باقی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کافی دیر تک چڑھائی چڑھنے کے بعد بھی ذرا سا بھی چوٹی کے قریب نہ پہنچ پائے ہیں۔ اب یہ اندازہ ہونے لگتا ہے کہ جوں جوں ہم چوٹی کے قریب ہوتے چلے جا رہے ہیں، اُتنا ہی چڑھائی میں دِقت ہو رہی ہے، پتھریلی چٹانیں قدموں تلے کھسک رہی ہیں اور قریب ہے کہ کہیں ہم بالکل آخری لمحے پر پھسل کر... دُور کسی گہری کھائی میں نہ جا گریں۔ ہاتھ شَل ہو چکے ہیں، سانسیں پھُولتی جا رہی ہیں اور ٹانگوں میں سے بھی جان جاتی نظر آ رہی ہے لیکن ہم تب بھی ہار نہیں ماننا چاہتے... ہم ایسے ہی واپس نہیں جانا چاہتے اور مزید آگے کی ہمت باندھے جاری رہنا چاہتے ہیں تا کہ چوٹی تک پہنچ سکیں اور وہ نظارہ حاصل کر سکیں جس کی ایک عرصے سے آرزُو ہے۔

یہ وہ احساسات ہیں جو ہم میں اُبھر آتے ہیں جب ہم خوشیوں کے لئے تگ و دو کرتے ہیں۔ ہم یہ بھُول جاتے ہیں کہ بطورِ انسان ہم ہمیشہ مزید سے مزید تر کی چاہ میں لگے رہیں گے۔

ذرا غور کریں، ہم بحیثیتِ انسان ہر شے میں کمال کو پسند کرتے ہیں۔ ہم اسی کی تگودو کرتے ہیں اور اسی کی تکمیل کی جُستجو کرتے ہیں تا کہ ایک بھرپُور زندگی مل سکے، جس میں ایک شاندار سی گاڑی ہو، اچھا سا گھر ہو، خوشگوار گھریلو زندگی ہو، بہترین روزگار ہو، تا کہ زندگی کے مکمل ہونے کا احساس ہو سکے۔ جو کچھ بھی ہمارے پاس ہو، ہم اس میں مطمئن ہو سکیں اور اُس خود ساختہ فرضی "آئیڈیل زندگی" کو حاصل کرنے کے لئے ہم ان چیزوں کے پیچھے لگے رہتے ہیں جن کی کمی ہے۔ جب وہ شے حاصل ہو جائے تو ہماری توجہ اس اگلی چیز کی جانب ہو جاتی ہے جس کی بھی کمی ہو اور پھر

ہم اس کی جستجو میں لگ جاتے ہیں۔ آخر کار ہمیں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس دنیا میں ہمیشہ کسی نہ کسی شے کی کمی ضرور رہتی ہے! اور یہ ایک ایسی چڑھائی ہے جو کبھی بھی ختم نہ ہو گی۔

ہم اپنے آپ کو ہلکان، مایوس اور مغلوب سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہر گز سمجھ نہیں آتا کہ زندگی اتنی مشکل کیوں ہے! یہ سوچتے ہیں کہ اس دنیا میں آخر کوئی تو ایسی چیز ہو گی جو ہمارے لئے وہ خوشی ضرور لا سکے! ذہنی صحت کے موضوعات سے لے کر اپنی روزمرہ زندگی کو منظم کرنے تک، ہم وہ خوشی حاصل کرنے کے لیے مختلف پہلوؤں کو دیکھنے لگتے ہیں!

خوشی کے اُس احساس کی آرزو لئے! لیکن کیوں؟ ایسا کیوں ہے کہ ہم اس کے لئے تگ و دو کریں؟

کیونکہ، جیسا کہ اُوپر بھی بیان ہو چکا ہے، ہم نوعِ انسان ہیں اور ہماری تخلیق ہی ایسے ہے کہ ہم ہر شے میں تکمیل اور کمال کو پسند کرتے ہیں ... اور اطمینان و خوشی ہونا بھی ایک طرح کا کمال ہی ہے۔ ہم ایسا اس لئے چاہتے ہیں کیونکہ ہماری تخلیق ہی ایسے ہوئی ہے!

لیکن ٹھہریئے، آیئے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہیں اور اس دنیا کی حقیقت کو دیکھتے ہیں... وہ جگہ جہاں ہم کمال کی خواہشات رکھنے والی مخلوق کے طور پر رہتے ہیں...

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دُنیا مشکلات و آزمائشوں کے ساتھ ہی آراستہ کی گئی ہے جہاں کچھ بھی کمال کی سطح پر نہیں ہے۔ چاہے یہ ہمارا وہ شاندار اور مکمل گھر ہو جس کی ہم عرصے سے خواہش لئے ہوئے تھے لیکن پھر اچانک پتہ چلے کہ اس مکمل گھر میں تو ایک تکنیکی الیکٹریکل خامی ہے، یا پھر یہ ہمارے خوابوں کی تعبیر جیسی ملازمت ہو اور پھر احساس ہو کہ یہ بھی ویسی نہیں ہے جس کی ہم اُمید لگائے ہوئے تھے۔ یہ احساس ہوتا ہے کہ اس دُنیا میں کچھ بھی کمال کی سطح پر نہیں ہے۔ حتیٰ کہ یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ چاہے ہم کچھ زبردست شاندار قسم کی چیز ہی کیوں نہ حاصل کر لیں مگر پھر بھی یہ محض کچھ وقت ہی کے لئے ہو گی اور ہم اس سے بھی بور ہونے لگ جائیں گے اور کسی نئی شے کی خواہش جنم لے لے گی۔ یہ دُنیا ایسے ہی ہے۔

لیکن پھر بھی اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم خوش نہیں ہو سکتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنی توجہ اُس طرف مرکوز کرنے کی ضرورت ہے جو کہ حتمی طور پر ایک کامل مقام کی طرف ہماری رہنمائی کرے، اور وہ مکمل اور کامل مقام صرف جنت ہے۔ جنت ایک ایسی جگہ ہے جہاں کچھ بھی خامی یا نامکمل نہیں ہے۔ ایک ایسی جگہ جہاں ہمیں وہ سب کچھ مل سکتا ہے جس کی ہم آرزو کر سکتے ہیں اور ہم اس کے حاصل ہونے کے بعد بھی کبھی بور یا بے زار نہیں ہو سکتے۔ ایک ایسی جگہ جو صرف راحت واطمینان سے بھری ہے اور وہاں کسی بھی شے کی کمی نہ ہو گی! یہ جان کر کہ ہم نے نہ صرف دنیا کا مشکل امتحان پاس کر لیا ہے بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے بھی حقدار ٹھہرائے گئے ہیں! کیا خُوب جگہ ہے جو فطری طور پر ہماری خوشی واطمینان کا باعث ہو گی!

دُنیا کی اس مشکل پہاڑی پر چڑھتے ہوئے جب ہم اپنا ساری توجہ جنت کی جانب کر لیں گے تو ہم بلندی کی طرف اپنا ہر قدم نہایت اعتماد و یقین کے ساتھ رکھیں گے۔ پائیدار اور غیر پائیدار پتھروں کے درمیان جانچ کے قابل ہو سکیں گے۔ کبھی بھی پھسل نہ پائیں گے کیونکہ ہمیں بغیر کسی شک وشبہ کے یہ یقین ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں! صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لئے اپنی زندگی گزارنے کا انتخاب کر کے ہم اس دُنیا کو کہیں بہت دُور پیچھے چھوڑ آئے ہیں اور اب ایسی کوئی سوچ بھی نہیں کہ یہ دُنیا ہمیں کوئی معمولی خوشی بھی دے سکتی ہے یا ایسی کوئی اُمید بھی نہیں ہے!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى - وَلَلآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الأُولَى - وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾

"اور عنقریب تمہارا رب تم کو اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے، کیا اُس نے تمہیں یتیم نہیں پایا، پھر ٹھکانہ دیا۔ اور تمہیں ناواقف پایا تو سیدھا راستہ دکھایا" (الضحیٰ: 5-3)

جب ہم یہ جان لیں گے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں تو ہمارے دل مطمئن ہو جائیں گے! پھر ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یاد کو ذہن میں رکھ کر ہی ہر اگلا قدم لیں گے۔ اللہ کی یاد کو اپنی زندگیوں کا ایک حصہ بنا کر غور کریں کہ اس

ذاتِ باری تعالیٰ نے ہمیں ہر مشکل کا حل کتنی آسانی سے بتایا ہے، ہماری سماجی زندگی سے لے کر ہماری ملازمت یا کاروبار تک یا ہمارا گھروں میں کیسا برتاؤ ہونا چاہئے، اس سے لے کر سیاست کے معاملات تک ! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں اس مشکل پہاڑی، جس کا نام 'دنیا' ہے، اس کو سَر کرنے کا وہ طریقہ بتلا دیا ہے کہ اس کے بعد اب ہمیں ہرگز کسی پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ جان لیں اور سمجھ لیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کو ہر پَل دیکھ رہے ہیں اور اللہ کو سب خبر ہے کہ آپ کے احساسات وجذبات کیا ہیں ...اور اگر آپ اس بلند پہاڑی پر اس طرح چڑھائی کریں جیسا کہ اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے، تو اس کے بدلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ سے جنت کا وعدہ کیا ہے !

ان مشکلات کا ڈٹ کر سامنا کریں اور جان لیں کہ ان کے بعد ایک شاندار نتیجہ آپ کا منتظر ہے۔ سونے کی طرح کی ایسی روح رکھیں جس کا ابن القیم نے کس خوبصورتی سے موازنہ کیا ہے: "روح کبھی بھی پاک وصاف نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ آزمائشوں سے نہ گزر جائے، یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے سونا کبھی بھی خالص نہیں ہو سکتا جب تک کہ تمام دوسری دھاتیں اس سے دُور نہ کر لی جائیں"۔

لہٰذا ابدی سکون وراحت کی طرف چڑھائی میں پائیدار اور متوازن چٹانوں کے علاوہ نوکیلے اور غیر پائیدار پتھر بھی آئیں گے اور ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ہی رہنمائی کی دُعا کرتے ہیں کہ وہ اُن پائیدار چٹانوں کی طرف ہماری رہنمائی کریں تاکہ ہم بلندی کی طرف اپنا سفر آسانی سے طے کر سکیں ! اگرچہ ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ راہ بہت دُشوار ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ اس کو طے کرنے کے پیچھے ایک مقصد ہے !

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَىْءٍ مِّنَ ٱلْخَوْفِ وَٱلْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِ ۗ وَبَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَ * ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوٓا۟ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ * أُو۟لَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُهْتَدُونَ ﴾

"اور ہم کسی قدر تمہاری ضرور آزمائش کریں گے، خوف سے اور بھوک سے اور مال میں، اور جان میں اور پھلوں میں نقصان سے۔اور صبر کرنے والوں کو بشارت سُنادو۔ وہ لوگ کہ جب اُن پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں بے شک ہم اللہ ہی کے بندے ہیں اور ہمیں اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی طرف سے عنایتیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں"(البقرۃ:155-157)

لہٰذا اگرچہ ہم اس دنیا میں کوشش کرتے رہیں اور اس مشکل چڑھائی میں تھک بھی جائیں، لیکن جب ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا فیصلہ کرلیتے ہیں تو ہمیں درپیش چیلنجز اتنے مشکل نہیں رہ جاتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس دنیا کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے۔اور ہماری یہ مشکل چڑھائی اطمینان وراحت کی جانب یعنی جنت کی جانب چڑھائی ہے! ان شاءاللہ!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اس دنیا کی مشکلات میں آسانی اور اپنے بھروسے کے سہارے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ہمیں اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں اپنی ذات کی طرف ہی رجوع کرنے کی توفیق دیں! آمین!